
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED HE IS TO DICTATE UNTO OTHERS. ARISTOTLES.
REGISTERD No 783
OUDH PUNCH.
LUCKNOW.
اودھ پنچ
1936
دور ثانی
١٩٣٦
M. B. KHAN ARTIST
DOGAWAN LUCKNOW

انگریزی اخبار
پٹنہ ٹائمز پٹنہ

جو ہماری مسلمانوں کی زبردست آواز ہے اور ۱۹۲۴ء سے خدمت کر رہا ہے اگر آپ بیش بہا مضامین اور ہر طرح کی خبروں سے واقفیت رکھنا چاہتے ہیں تو آج ہی خریدار بن جائیے اور ایک ہی ہفتہ میں اس کی قابلیت کا اندازہ لگائیں سالانہ قیمت [illegible]

قیمت فی پرچہ [illegible]

دی مسلم ریویو

مسلمانوں کا واحد انگریزی ماہوار رسالہ ہے جس میں تاریخی تحقیقی مضامین حیات اسلام اور دنیائے اسلام کے متعلق لکھے جاتے ہیں۔ ممالک یورپ۔ امریکا۔ افریقہ۔ آسٹریلیا۔ ممالک ایشیا جزائر عالم میں شائع ہوتے ہیں۔ فرقہ وارانہ مباحث اس میں نہیں ہوتے تحریر اسلام کی خدمت کرنا اس کا مقصد اور نصب العین ہے۔ [illegible] کو صرف ایک [illegible] رسالہ ہر ماہ [illegible] یا جاتا ہے اس کی قیمت [illegible]

منیجر دی مسلم ریویو [illegible]

قواعد و ضوابط ادارہ ہٰذا

(۱) بفضل خدا ہر مہینہ کی ۵-۱۲-۱۹-۲۶ تاریخ کو شائع ہوتا ہے (۲) اودھ پنچ میں عمومی کی خبریں [illegible] اور بے تکے مضامین نہیں چھپتے۔ یہ محض علمی، ادبی، صحافت پر [illegible] بیٹھا رہتا ہے۔ (۳) قیمت کی زیادتی پر نہ جائیے بلکہ اس کی [illegible] کو دیکھئے کہ اس میں ہر طرح کی اخبارات کی بہت سی [illegible] اور رعایت کر [illegible] نتائج [illegible] اور [illegible] وادبی [illegible] انشاء اللہ سال بھر کے مجموعے [illegible] جواہر [illegible] (۴) [illegible] اودھ پنچ [illegible] (۵) [illegible] سے بشرط [illegible] سالانہ قیمت [illegible] (۶) پرچہ نہ پہنچنے کی اطلاع [illegible] کے اندر دیجیے ورنہ [illegible] نہ کیا جا سکے گا۔ (۷) جو مضامین اودھ پنچ [illegible]

دوامی خوشی
مجلد ۲۰ ۱۹۳۵ء کے مکمل فائل

[illegible] اگر آپ کو صحیح اردو [illegible] اور آپ مدارس سے تعلق [illegible]
[illegible] ادب [illegible] اور لغات اردو کی غلطیوں پر اطلاع [illegible]
[illegible] اودھ پنچ [illegible]

(۹) [illegible]

(۱۰) [illegible]

(۱۱) [illegible] مضامین [illegible] نظم [illegible]

(۱۲) [illegible] وی پی خاص مجبوری کے علاوہ رسالے سے روانہ نہیں ہوتا قیمت [illegible] ارسال کیجئے۔ (۱۳) تمام مضامین شائع ہو سکتے ہیں [illegible] ایڈیٹر [illegible] کے مضمون نگار صاحب کا نام ہمارے [illegible]

نوٹ:- جو حضرات خریدار ہیں انھیں خط و کتابت [illegible] نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے [illegible] جواب طلب امور کے لیے کارڈ یا لفافہ [illegible] لازمی ہے۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ لکھنؤ ۱۹۳۳ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں [illegible] خزینہ علم و ادب [illegible] لازمی ہیں ہر کتب خانہ میں محفوظ رہنے چاہئیں۔ قیمت فی جلد [illegible] والے [illegible] صرف [illegible] نذر کی جائے گی۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی
اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) روپیہ نقد جمع کرنا ہوگا۔ (۲) رقم جمع شدہ ختم ہونے سے ایک ہفتہ پیشتر مزید پیشگی روپیہ جمع کر دینا چاہیے ورنہ پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی (۳) پانچ پرچوں فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی (۴) بحساب [illegible] فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ کسی حالت میں بھی بچے ہوئے پرچے واپس نہ ہوں گے

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

دواخانہ

معدن الادویہ

وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ سے خاص مفردات اور نادر مرکبات بکفایت منگائیے

فہرست مفت طلب فرمائیے

اور نامور و حاذق اطبا کے مشورہ سے بدون [illegible] فائدہ اٹھائیے

جلد ۲۱ نمبر ۳

مضامین پنچ

(مورخہ ۱۹-جنوری ۱۹۳۶ء)

تحفۂ سال نو

سنبھل کر ذرا تیز گام محبت — مقام ادب ہے مقام محبت
مرے سامنے لے نہ نام محبت — چھلک جائے گا ہائے جام محبت
تری چشم میگوں سے ہے جام محبت — تری زلف شکیں ہے دام محبت
پلا دے ان آنکھوں سے جام محبت — محبت دل سے ہوں تشنہ کام محبت
اٹے اک نظر اس طرف بھی خدا را — یہ پاس مروت یہ نام محبت
یہ تھا کہ ہن غارت گر دین وایماں — اٹھائے نہ دیا کس نے نام محبت
چڑھیں وہ اور پہ چڑھیں طور پر ہم — رسائی سے بالا ہے بام محبت
کہ نارسائی ہے جذب اپنا اے دل — لیا اب لیا یہ سہے بام محبت
محبت کے بدلے محبت ستم ہے — نہ لے آفت دے انتقام محبت
نہ ہوگا ابد تک یہ پورا نہ ہوگا — مرا قصہ ناتمام محبت
مری چشم پرنم میرا قلب پرغم — یہ مینائے الفت وہ جام محبت
ہمیں دیکھ بیٹھے ہیں دار پہ — ابھی تو ہے منصور خام محبت
ٹھہر یاد جاناں ٹھہر میرے دل میں — یہی ہے یہی ہے مقام محبت
زباں سے وہ کچھ بھی کہے جائیں لیکن — نگہ دے رہی ہے پیام محبت
نہ جا کر خوں پر خبردار اے دل — دو رنگی و زم ہے یہ رنگ خام محبت
حقیقت میں اب چار سو جلوہ گر ہے — جدھر پھیر دوں میں زمام محبت
نہیں مہر کی طرح میں بندۂ زر — کیا ہوں بندہ پرور غلام محبت
جھکا اس ادا سے کہ بس مار ڈالا — پیام آج بسمل تھا سلام محبت
زبس کہ ہائے قاصد کہے جا کہے جا — کہے جا کہے جا پیام محبت

بہت دور پہونچا ہے مجذوب بیکل
بہت دور ابھی ہے مقام محبت

زار مہند لکھنوی

جن حضرات کے نام وی۔پی روانہ کیے جا چکے ہیں وہ براہ مہربانی وصول فرمالیں باقیدار اصحاب قیمت کا منی آرڈر جلد از جلد ارسال کر دیں

رباعیات

(اپنی بپتی۔ یکم ستمبر سے بیماری)

ایکی تو ستمبر نے ستم توڑا ہے — مارا اور دل جگر کا اک کوڑا ہے
کہتا ہے طبیب دیر پا بیماری — میری صحت کو کس قدر گوڑا ہے

بستر علالت پر

تھک جاتا ہے جبکہ چلتے چلتے انساں — دم لینے کا کرنے لگتا ہے وہ ساماں
میں بھی بستر پہ کر رہا ہوں آرام — اب ہے مجھے فکر دین و دنیا کہاں

دنیا سے نفرت

صورت دنیا کی اب بری لگتی ہے — اس کی آواز بے سری لگتی ہے
میں دیکھتا ہوں تو نفرت آتی ہے مجھے — وہ دیکھتی ہے تو اک چھری لگتی ہے

یرقان کا زور

عاشق میں نہیں کسی کا چہرہ ہے زرد — اٹھتا ہے جگر میں میرے رہ رہ کر درد
مجھ پر یرقان پری ہوتی ہے عاشق — کھیلا کرتی ہے مجھ سے وہ تختہ نرد

جسمانی حالت

کھینچا یرقان نے مجھے سب جانب رگ — گھٹتا جاتا ہے جسم مانند تگرگ
حالت جو کچھ ہے کیا کہوں تجھ سے ندیم — پایا ہے وہ رنگ جو خزاں کا ہو برگ

راقم

ہندی نیرم

ڈیر پنچ آپ یا آپ کے ناظرین اور پنچ باقیدار حضرت گھاز لکھنوی سے واقف نہیں ہیں۔ یہ ایک بزرگ صورت جنت بہل انسان ہیں جو فی الحال قصبہ ... میں قیام رکھتے ہیں۔ سردی گرمی تنگی ترشی کا احساس آپ کو بہت کم ہوتا ہے۔ جاڑوں میں گرمی کی پوشاک سے نہ آپ کا بدن کانپتا ہے نہ گرمی میں جاڑوں کی پوشاک سے پسینہ دیتا ہے۔ مرنجان مرنج ہیں گویا صوفیانہ بساط کے شاہ شطرنج ہیں۔ شاعری سے آپ کی طبیعت کو خاص لگاؤ ہے۔ اور زاد شاعر ہیں۔ موزوں غیر موزوں بانٹی بے معنی ہر طرح کے اشعار آپ کی صراحی نما فکر کے بارہ سے ٹپکا کرتے ہیں۔ فی الحال مشاعرہ ... میں آپ یوں گوہر ریز ہوتے ہیں۔

طرح — حصے سے اس طرف جو دیکھا کرے کوئی

پہلے خلل دماغ میں پیدا کرے کوئی — پھر اس سے دوستی کی تمنا کرے کوئی
آزادیوں سے بیشتی ہے چھوڑتی کہیں — بگڑی ہے اب تو شکل سنوارا کرے کوئی
شوخی نے دیکھے شرم و حیا کو شکست فاش — طے کر دیا کسی سے نہ پردا کرے کوئی
خنگی اٹھائے مارے لگالیاں سنے — اک مسولے عشق میں کیا کیا سہے کوئی
کھاکے زلف شہر میاں نہ سہیر کر دیا — اس کی بلا سے شور مچایا کرے کوئی
دست ہوس بڑھانے پہ کہنے لگا وہ شوخ — چولہے میں جائے ہم سے تمنا کرے کوئی

بن ٹھن کے آئیں گے وہ الکشن میں لا کلام   گھر سے نہیں کوئی کرتا پکارے کوئی
گھاٹا ہو اگر شرط سے ہونا الکشن میں اب کبھی
گو سبز باغ لاکھ دکھایا کرے کوئی

ز۔ ار ہند لکھنوی

خطابیمیا یا ٹائی ٹلیمیا

یعنی

"خطاب پانے کی کیمیا"

اگلے زمانے میں کیمیا۔ ریمیا، سیمیا، ہیمیا چار بہنیں تھیں۔ موجودہ گورنمنٹ کی صحبت نے اثر کیا اور چاروں میں سے کسی نے ایک عجیب الخلقت بچہ جنا۔ ذات کا اینگلو انڈین ٹھہرا اس لیے صاحب لوگ اس کو ٹائی ٹلیمیا کہتے ہیں اور ہندوستانی بجائے خطابیمیا۔ اس کی ماں اور خالائیں تو بڑھیا ہو گئیں ان کو کوئی پوچھتا نہیں خطابیمیا اللہ رکھے نئی نئی جوان ہوئی ہے فیشن ایبل اور تعلیم یافتہ ہے اس لیے ایک عالم تماشائی ہے۔ بڑے بڑے خوبصورت اور سنجیدہ مزاج بزرگ اس کے فراق میں لوٹتے ہوتے ہیں۔ چشم بد دور اس نے اپنی ماں اور خالاؤں کے تمام صفات ورثے میں پائے ہیں۔ جس طرح کیمیا رانگے کو چاندی اور تانبے کو سونا بنا دیتی ہے۔ یا ریمیا سیمیا ہیمیا خاک دھول کو انٹ سنٹ گھوڑا شتر بنا دیتی ہیں۔ اسی طرح خطابیمیا جاہل کو عالم ذرّے کو آفتاب لالہ کو "رائے" اور سید کو پٹھان بنا دیتی ہے۔

اگر کسی کو لاٹ صاحب کو سلام کرنے اور صلح پسند انسانوں کو قرتے ڈپٹے دکھانے کا شوق ہو تو اس کو چاہیے کہ مندرجہ ذیل اعمال شعلہ میں سے ایک کا حسب حیثیت عمل کرے اس پر عمل پیرا ہو اگر حسب منشا فائدہ نہ ہو تو اس کا عذاب ثواب پنچ کے ذمے۔

(۱) اگر آپ مسلمان ہیں اور بالفصل بیکار ہیں تو فوراً داڑھی بڑھا لیجیے۔ گلے میں گاڑھے کا غلاف پہنیے۔ سر پر چار گرہ کے بجائے بارہ گز کپڑے سے ڈھکیے۔ اس کے بعد دو چار یار آشنا کو خوشامد درآمد کر کے ایک انجمن چادر پوش کیجیے اور کسی بے حقیقت اخبار میں خبر درج کرا دیجیے۔

کل بتاریخ ۲۵ دسمبر سنہ نامعلوم ایک جلسہ زیر صدارت جناب بڑے بڑے القاب ستی خطاب بمقام شراب خانہ کرکری آباد منعقد ہوا جس میں حسب ذیل رزولیوشن بلا اختلاف آراء و بحث و مباحثہ منظور کیے گئے۔

(۱) سابق اسلامی ممالک کو از سر نو فتح کیا جائے اس غرض سے تمام مسلمانوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ عمر ابن العیس و پیران جاہلین سے تعویذ لکھوا کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ نتائج اقوام کو پانی پی پی کر کوسا کریں۔

(۲) ہندوستان کی سیاست کی طرف ذرا متوجہ ہوں بلکہ جیتے اندلس کے فتح کرنے کا خواب دیکھا کریں۔ ہندوؤں کو ہندوستان میں رہنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ وہ جاڑوں میں دھوتی باندھتے ہیں اور "ق" کی جگہ "ک" اور "غ" کی جگہ "گ" بولتے ہیں اپنے قصے پر روٹی پکاتے ہیں۔ ہمالیہ کی چوٹیوں کی عظمت کرتے ہیں حقوق ہمسایہ کی خلاف ورزی کیا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو دیکھ کر چھینکتے ہیں۔ دھوتی کا سرا پکڑ کر سلام کرتے ہیں جب ان سے باتیں کرتے ہیں تو منہ پر ہاتھ پھیرتے ہیں گویا اس طرح مسلمانوں کے کھلے پیٹ اور پاجامے کا مضحکہ کرتے ہیں۔ تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان کو ہندوستان سے بھگا کر افریقہ کے جنگل میں بند کر دیں۔

(۳) مسلمانوں کو قومی مفاد کا خیال کر کے سیفہ جوتی بیزار اتحاد میں مصروف ہونا چاہیے۔ سنیوں کو چاہیے کہ شیعوں کو موقع پا کر مار ڈالیں اور شیعوں کو چاہیے کہ سنیوں کے کھانوں میں زہر ملا دیں۔

(۴) گورنمنٹ کی عنایات کے ہم بہت مشکور ہیں کہ اس نے تھوڑا بہت چبا جانے کے لیے چھوڑ دیا اگر یہ بھی لے لیتی تو ہم لوگ کیسے زندہ رہتے۔

(۵) گورنمنٹ سے ملتجی ہیں کہ وہ ہمارے فسادات میں ہماری ہمت افزائی کرے اور صدر صاحب کو شمس العلما یا نقل المتقین کا خطاب عنایت فرمائے۔

اگر آپ ہندو ہیں تو بلی الفور اٹھکی کھال صندل سے چھپائیے۔ اور گاؤ ایسے الفاظ بولیے جیسے "ملیچھ" "سنگھٹن" کے قسم کا لفظ جو مسلمان کی سمجھ میں نہ آئیں یا گاؤ جس چیز پر پڑ جائے اس کو نالی میں پھینکوا دیجیے جیسے بے لوٹی کا لوٹا استعمال کیجیے اور دھوتی اپنے ہاتھ سے دھوئیے۔ صرف چلتے ہی ایک جلسہ منعقد کیجیے جیسے تیرہ دعائے دریہاں کسی اخبار میں اس قسم کا مضمون بھجوا دیجیے۔

ٹھاشے پنڈت چیت بھکاری اپنے گوردوارے میں اعلان کرتے ہیں کہ

کن بنا پر انفصال مقدمہ

(دارالقضاء [illegible])

نمبر مقدمہ ۱۸ ۔ ۱۹۳۵ء

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

بر ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج تاریخ ۔۔ ماہ جنوری ۱۹۳۶ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت انگریزی

مہر عدالت

جلد ۲۱ نمبر ۳

مضامین حیرؔ

(مورخہ ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء)

تحفۂ سال نو

سنبھل کر ذرا تیز گامِ محبت — مقامِ ادب ہے مقامِ محبت
مرے سامنے لے نہ نامِ محبت — چھلک جائے گا ورنہ جامِ محبت
تری چشمِ میگوں ہے جامِ محبت — تری زلفِ مشکیں ہے دامِ محبت
پلا دے ان آنکھوں سے جامِ محبت — محبت دل سے ہوں تشنہ کامِ محبت
ادے اک نظر اس طرف بھی خدا را — یہ پاسِ مروت یہ نامِ محبت
یہ تھا کہ غارت گرِ دین و ایماں — ارے سن کے دیا کس نے نامِ محبت
چڑھیں دار پر چاہے چڑھیں طور پر ہم — رسائی سے بالا ہے بامِ محبت
کن رسائی ہے جذبِ اپنا اے دل — لیا اب لیا یہ ہے بامِ محبت
محبت کے بس محبت ستم ہے — نہ لے آپ دے انتقامِ محبت
نہ ہوگا ابد تک یہ پورا نہ ہوگا — مرا قصۂ ناتمامِ محبت
مری چشمِ پُرنم مرا قلبِ پُرغم — یہ مینائے الفت وہ جامِ محبت
ہمیں دیکھ بیٹھے ہیں در پہ پیچھے — ابھی تو ہے منصورِ خامِ محبت
ٹھہر یا درِ جاناں ٹھہر میرے دل میں — یہی ہے یہی ہے مقامِ محبت
زباں سے وہ کچھ بھی کہے یا نہ کچھ — نگہ دے رہی ہے پیامِ محبت
نہ جا گر غزل پر خبردار اے دل — دو رنگی زمہ ہے یہ رنگِ کلامِ محبت
حقیقت میں اب جا بسو جلوہ گر ہے — جدھر پھیر دو دل ہیں وہ بامِ محبت
نہیں طیر کی طرح میں بندۂ زر — میں ہوں بندہ پرور غلامِ محبت
جھکا اس ادا سے کہ بس مار ڈالا — پیامِ اجل تھا سلامِ محبت
ذرا رک ارے قاصد کہے جا — کہے جا کہے جا پیامِ محبت

بہت دور پہونچا ہے مجذوبِ بیکس
بہت دور ابھی ہے مقامِ محبت

نذر ارشد لکھنوی

جن حضرات کے نام وی۔ پی روانہ کیے جا چکے ہیں وہ براہ مہربانی وصول فرمالیں، یا بقیہ دار اصحاب قیمت کا منی آرڈر جلد از جلد ارسال کردیں

رباعیات

(اپنی بیتی۔ یکم ستمبر سے بیماری)

کل کو ستمبر نے ستم توڑا ہے — مارا ورد جگر کا اک کوڑا ہے
کہتا ہے طبیب دیر پا بیماری — میری صحت کو کس قدر گوڑا ہے

بسترِ علالت پر

تھک جاتا ہے جبکہ چلتے چلتے انساں — دم لینے کا کرنے لگتا ہے وہ ساماں
میں بھی بستر پہ کر رہا ہوں آرام — اب ہے مجھے فکرِ دین و دنیا کی کہاں

دنیا سے نفرت

صورت دنیا کی اب بری لگتی ہے — اس کی آواز بے سُری لگتی ہے
میں دیکھتا ہوں تو نفرت آتی ہے مجھے — وہ دیکھتی ہے تو اک چھری لگتی ہے

یرقان کا زور

عاشق میں نہیں کسی کا جسم ہے زرد — اٹھتا ہے جگر میں میرے رہ رہ کر درد
مجھ پر یرقان پری ہوئی ہے عاشق — کھیلا کرتی ہے مجھ سے وہ تختۂ نرد

جسمانی حالت

کھینچا یرقان نے مجھے جانبِ گنگ — گھلتا جاتا ہے جسم مانندِ تنگ
حالت جو کچھ ہے کیا کہوں تجھ سے نسیم — پایا ہے وہ رنگ جو خزاں کا ہو رنگ

راقم

ہندی نسیم

ڈرینچ۔ آپ یا آپ کے ناظرین اوڈیٹ پاکیزہ حضرت گلزار لکھنوی سے واقف نہیں ہیں۔ یہ ایک بزرگ صورت ہشت پہل انسان ہیں جن کی عمل بھی ستر کو تسلیم رکھتے ہیں، سردی گرمی تنگی ترشی کا احساس آپ کو بہت کم ہوتا ہے۔ جاڑوں میں گرمی کی پوشاک سے نہ آپ کا بدن کانپتا ہے نہ گرمی میں جاڑوں کی پوشاک سے پسینہ دیتا ہے۔ مرنجان مرنج ہیں گویا صوفیانہ سلسلہ کے شاہ شطرنج ہیں۔ شاعری سے آپ کی طبیعت کو خاص لگاؤ ہے۔ مادرزاد شاعر ہیں۔ موزوں غیر موزوں بامعنی بے معنی ہر طرح کے اشعار آمد آپ کی طبع ناخبر بار سے ٹپکا کرتے ہیں۔ فی الحال شاعرہ چالو ہیں آپ یوں گہر ریز ہوتے ہیں۔—

طرح۔ غصے سے اس طرف جو دیکھا کرے کوئی

پہلے خلل دماغ میں پیدا کرے کوئی — پھر اس سے دوستی کی تمنا کرے کوئی
آزاد شتوں سے شتی ہے ہوتی کہیں — بگڑی ہوئی ہے گو شکل سنوارا کرے کوئی
شوخی نے دیکھے نرم چھپا کو شکست فاش — ملنے کر دیا کسی سے نہ پردا کرے کوئی
خفگی اٹھائے مار سے گالیاں سے — اک بیولے کے عشق میں کیا کیا کرے کوئی
بکھرا کے زلف شہر میں ایک نعرہ کر دیا — اس کی بلا سے شور کریں کھایا کرے کوئی
دست ہوس بڑھا کے یہ کہنے لگا وہ شوخ — چولہے میں جائے ہم سے نہ بولا کرے کوئی

بن ٹھن کے آئیں گے وہ الکشن میں لا کلام — گھر سے انہیں کوئی کرستا یا کرے کوئی
گھر آکر اگر بٹے سے ہونا الکشن میں پھر بھی
گر سبز باغ ان کو دکھایا کرے کوئی

(از مہند لکھنوی)

خطابیمیا یا ٹائی ٹلیمیا

یعنی
"خطاب پانے کی کیمیا"

اگلے زمانے میں کیمیا، ریمیا، سیمیا، ہیمیا چار بہنیں تھیں موجودہ گورنمنٹ کی صحبت نے ان کو اور چاروں میں سے کسی نے عجیب الخلقت بچہ جنا۔ ذات کا انگلو انڈین ٹھہرا اس لیے صاحب لوگ اس کو ٹائی ٹلیمیا کہتے ہیں اور ہندوستانی بیچارے خطابیمیا۔ اس کی ماں اور خالائیں تو چھپا ہو گئیں ان کو کوئی پوچھتا نہیں خطابیمیا اللہ رکھے نئی نئی جوان ہوئی ہے فیشن ایبل اور تعلیم یافتہ ہے اس لیے ایک عالم تماشائی ہے۔ بڑے بڑے خوبصورت و خوش مزاج بزرگ اس کے فراق میں گھلتے ہوئے ہیں جیسا چشم بد دور اس نے اپنی ماں اور خالاؤں کے تمام صفات ورثے میں پائے ہیں جس طرح کیمیا رانگے کو چاندی اور تانبے کو سونا بنا دیتی ہے یا ریمیا سیمیا ہیمیا خاک سے مولا عظم کو دانت سنت گھوڑ چشم بنا دیتی ہیں اسی طرح خطابیمیا جاہل کو عالم، ذرے کو قطب، لالہ کو "رائے" اور سید کو پٹھان بنا دیتی ہے۔

اگر کسی کو لاٹ صاحب کو سلام کرنے اور صلح پسند انسانوں کو فرقے فرقے دکھانے کا شوق ہو تو اس کو چاہیے کہ مندرجہ ذیل اعمال سفلیہ میں سے ایک کا حسب حیثیت انتخاب کرے اس پر عمل پیرا ہو اگر حسب منشا رنا کامیاب نہ ہو تو اس کا عذاب و ثواب مجھ کے ذمہ۔

(۱) اگر آپ مسلمان ہیں اور بالفعل ریکار ہیں تو فوراً داڑھی بڑھائیے۔ گلے میں گاؤ تکیہ کا غلاف پہنیے سر پر چار گرہ کے بجائے بارہ گز کا پٹکا ڈھلکیے۔ اس کے بعد دو چار یار آشنا کو خوشامد درآمد کر کے ایک انجمن پیدا کیجیے اور کسی بے حقیقت اخبار میں خبر درج کرا دیجیے۔

کل بتاریخ ۲۳ دسمبر سنہ معلوم ایک جلسہ زیر صدارت جناب بڑے بڑے القاب حسنی خطاب بمقام شراب خانہ کرکری آباد منعقد ہوا جس میں حسب ذیل رزولیوشن بلا اختلاف آرا و بحث و مباحثہ منظور کیے گئے۔

(۱) سابق اسلامی ممالک کو از سر نو فتح کیا جائے اس غرض سے تمام مسلمانوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ عبد الکاملین و پیران جاملین سے تعویذ لکھوا کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ فاتح اقوام کو پانی پی پی کر کوسا کریں۔

(۲) ہندوستان کی سیاست کی طرف ذرا متوجہ ہوں بلکہ ہمیشہ اندلس کے فتح کرنے کا خواب دیکھا کریں۔ ہندوؤں کو ہندوستان میں رہنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ وہ جاڑوں میں دھوتی باندھتے ہیں اور "تحقیق" کی جگہ "شد ہو رخ" کی جگہ "گ" بولتے ہیں اُلٹے تھسے پر روٹی پکاتے ہیں۔ ہمالیہ کی چوٹیوں کی عظمت کرتے ہیں حق ہمسایہ کی خلاف ورزی یوں کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو ڈھیلا کھینچتے ہیں۔ دھوتی کا سرا پکڑ کر سلام کرتے ہیں جب ان سے باتیں کرتے ہیں تو آنکھ ٹیڑھی کر کے پھیرتے ہیں گویا اس طرح مسلمانوں کے ڈبلے پیٹ اور پاجامے کا تمسخر کرتے ہیں۔ تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان کو ہندوستان سے نکال کر افریقہ کے جنگلوں میں جلا وطن کر دیں۔

(۳) مسلمانوں کو قومی مفاد کا خیال کر کے بیٹھے جوتی چٹخار بیکاری میں مصروف رہنا چاہیے شیخوں کو چاہیے کہ شیعوں کو موقع پاکر مار ڈالیں اور شیعوں کو چاہیے کہ سنیوں کے مکانوں میں آگ لگا دیں۔

(۴) گورنمنٹ کی عنایات کے ہم بہت مشکور ہیں کہ اس نے ہم کو اہمیت بخشنے کے لیے چھوڑ دیا۔ اگر یہ بھی نہ ہوتی تو ہم لوگ کیسے زندہ رہتے۔

(۵) گورنمنٹ سے ملتجی ہیں کہ وہ ہمارے فسادات میں ہماری ہمت افزائی کرے اور صدر صاحب کو شمس العلما یا افضل المتقین کا خطاب عنایت فرمائے۔

اگر آپ ہندو ہیں تو بھی الفوریات کی کمال مندل سے چھپائیے۔ لنگوٹیا ایسے الفاظ بولیے جیسے "شدھ" "سنگھٹن" کے قسم کا لفظ جو مسلمان کی سمجھ میں نہ آئے۔ جس چیز پر پڑ جائے اس کو نالی میں پھنکوا دیجیے جیسے بے لوٹی کا لوٹا استعمال کیجیے اور دھوتی اپنے ہاتھ سے دھوئیے۔ موقع ملتے ہی ایک جلسہ منعقد کیجیے ورنہ جہاں کسی اخبار میں اس قسم کا مضمون بھجوا دیجیے۔

"مہاشے پنڈت پیٹ بھکاری اپنے گوردوارے میں اعلان کرتے ہیں کہ

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(از ادارہ ...)

نمبر مقدمہ ۱۰ سنہ ۱۹۳۵ء

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ... ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم جلد انگریزی

مہر عدالت

جہاں تک جلد ہو سکے پھر ان کو جلد سے جلد ہندوستان سے نکال دیں۔ اور اس طرح بھارت ورش کو پھر سے [illegible] ان کو دھرتی ماتا کی چھاتی روندنے کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ یہ جانوروں کو بھون کر کھا جاتے ہیں گھوڑوں میں کپڑے پہنتے ہیں، نکاروں کو برا کہتے ہیں، گائے کو ماتا نہیں اور بیل اور بکری کو [illegible] نہیں مانتے۔ جب ہندوؤں سے ملتے ہیں تو نمسکار کے بجائے آداب عرض کرتے ہیں۔ بے کہے [illegible] پڑھ کر بڑھ جاتے ہیں۔ پانچ وقت دن رات میں عبادت کرنے میں گھنٹوں ضائع ہو جاتے ہیں۔ ایسے انسانوں کے لیے اس ملک میں کوئی گنجائش [illegible] ان کو جلد از جلد [illegible] بھیج دینا چاہیے۔

(۵) ہندوستانی دھرموں اور [illegible] صاحبوں کو ہمیشہ ایجی ٹیشن میں مشغول رہنا چاہیے اگر کبھی اس طریقہ کو محسوس ہو تو فوراً [illegible] سے بائیکاٹ میں مشغول ہو جانا [illegible] بھارت ماتا کی ترقی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اس کے سپوت لڑائی جھگڑے کو پیشہ نہیں بنا لیں گے۔

(۶) گورنمنٹ سے التجا ہے کہ ہم لوگوں کی لڑائی جھگڑوں میں بیک وقت دونوں فریقوں کی ہمت افزائی کرے اور [illegible] فساد کو خطابوں سے سرفراز کرے۔

اگر آپ حضرات میں کوئی صاحب کونسل یا اسمبلی کے ممبر ہیں تو ان کے لیے گورنمنٹ کا [illegible] بہت آسان ہے فوراً اس قسم کی تجاویز پیش کر دیجیے۔ اور [illegible] حاصل کیجیے۔

(۷) گورنمنٹ ہندوستانیوں کی حفظان صحت کی ذمہ داری بالکل نہیں محسوس کرتی ہے کیا معنی کہ ان کو کھانے کے لیے اس قدر دے دیا گیا ہے کہ آئے دن بدہضمی ہیضہ اسہال کی شکایت ہوا کرتی ہے۔ ہم گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں اور التجا کرتے ہیں کہ جو کچھ اس نے کھانے کے لیے چھوڑ دیا ہے وہ بھی چھین لے اور ہندوستانیوں کو اس قسم کی بیماری سے نجات دلائے۔

(۸) گورنمنٹ نے جو بے تکان اصلاحیں ہندوستان پر برسا دی ہیں اس سے خوف ہے کہ یہاں کے باشندوں کا سر نہ پھر جائے۔ ان لوگوں میں کسی قسم کی اہلیت نہیں ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ یہ لوگ ابھی تک جاہل غریب بنے ہوئے ہیں اور کبھی ایسا نہ ہوا کہ دس پانچ ارب روپیہ جمع کر کے خدمت انگلستان والوں کو دیتے جیسا کہ سعادت مندوں کا دستور ہے بلکہ یہ سعادتمند بیٹے الٹا انگلستان سے مانگتے ہیں۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ اس بیٹے کو پھر سبق دیا جائے اور از راہ تربیت تمام [illegible] کو کسی بہانے سے واپس لے لیا جائے۔

(۹) ہندوستان کے فسادات اور جھگڑوں کی بنیاد یہ ہے کہ ابھی تک کوئی قانون زبان بندی کا نہیں پاس کیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہندوستانی جب چاہتے ہیں ایک دوسرے کو گالیاں دے لیتے ہیں۔ برا بھلا کہہ لیتے ہیں گورنمنٹ کی اس بے محل فیاضی کا سبب یہ نتیجہ برآمد ہوا ہے کہ یہ لوگ بیکار کو بیکار غریب کو غریب اور بھوکے کو بھوکا کہنے لگے ہیں۔ اگر آج ان کی زبان بندی کا قانون پاس ہو جائے لغت کی کتابیں [illegible] تحت کر دی جائیں تو یہ خرابیاں یک قلم دور کر دی جائیں گی۔ تمام اخباروں میں یہی نظر آئے گا ہندوستان کی [illegible] فیصدی آبادی پیٹ بھر کر کھانا کھاتی ہے یہاں ۹۹ فیصدی دولتمند آباد ہیں۔ اور بیکار سب باکار ہیں۔

اس نسخہ پر عمل درآمد کرنے میں صرف تین پرہیز ہیں۔

(۱) بھول کر بھی "ہندو مسلم" اتحاد کا نام نہ لیجیے یہ بہت مضر چیز ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کو [illegible] رہنا نہیں آتا۔ آپ دنیاداری کے معنی نہیں جانتے اور آپ عدالتوں کی آمدنی پولیس کی رشوت کو گھٹانا چاہتے ہیں۔

(۲) ہندوستان کی غریبی مفلسی اور فاقہ کشی کا تذکرہ زبان پر ہرگز نہ لائیے۔ اس کے صریحاً یہی معنی ہوتے ہیں کہ آپ سول سروس کے ممبروں کی تنخواہ اور حکام کی طعام نوازیوں پر نظر رکھتے ہیں۔

(۳) بیکاروں کے ساتھ کبھی اظہار ہمدردی نہ کیجیے۔ یہ صرف ان کا قصور ہے جو بیکار رہیں۔

اگر ایک شخص آئی سی ایس کا ممبر منتخب ہو سکتا ہے تو سب ہی کے ممبر منتخب ہو سکتے ہیں کیونکہ انسان انسان سب برابر ہیں۔ اگر آج ہندوستانی عقل کو کام میں لا کر اپنی حالت درست کر لیں تو سب کے سب گورنر ہی ہو جائیں۔ ہر ایک کے پاس سو سو دو دو سو خدمتگار ہوں اور کوئی کسی کا غلام نہ رہے۔

اگر آپ کوئی بڑے زمیندار یا تعلقدار ہیں تو صرف دو چار با لقب [illegible] عالیشان والا تبار کو بلائیے اور [illegible] کو پولو کھلائیے۔ ڈپٹی کمشنر کی ضرورت بے ضرورت عیادت اور ان کی میم صاحبہ کی موقع بے موقع ضیافت کیجیے۔ فرقہ وارانہ جھگڑوں یا بے ضرورت سیاسی جھگڑوں کے لیے موقع کے متلاشی رہیے۔ اگر کبھی اخباروں میں ایسی خبر نظر پڑے کہ جناب شیخ ثانی [illegible] کو کشتی نے سمندر میں ڈبو دیا تو فوراً اخبارات میں کشتی کی اس بے جا حرکت کے خلاف ایک آل انڈیا خود غرضی کانفرنس کی ضرورت شائع ہو جائے۔ پیشوایان مذہب کا ایک جلسہ طلب کیا جائے ان معدے کی سفارش ہم پہنچا کر مجلس استقبالیہ کی صدارت حاصل کیجیے۔ جلسہ میں خوب [illegible] وعدہ نوازی ہو۔ شکر خوروں کو شکر اور پوری خوروں کو پوریاں تقسیم ہوں۔ کچھ [illegible] سے رزولیوشن اخباروں میں شائع کیے جائیں۔ مثلاً:۔

(۱) جس کشتی میں مرحوم شیخ ثانی [illegible] تھے یہ جلسہ اس کے خلاف انتہائی غصہ و نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ پاس کرتا ہے کہ کشتیوں کے ایسے حرکات ناشائستہ کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی بنائی جائے جس کے ممبر تمام ایسے [illegible] ہوں جن کا کام صرف [illegible] امرا کی خوشامد کرنا اور روزانہ چھ چھٹانک چورن کھائیں۔

(۳) ہر دو تمام ممبران سے وعدہ لے لیجیے کہ آئندہ کسی بہانے سے آپ کو فرقہ وارانہ شورش میں لیڈر نہ بنائیں گے۔

اس نسخہ کیمیا یعنی [illegible] پر اگر کوئی

حسن پیدا ہو۔ خلوص نیت اور رنگینئ طبیعت کو شامل جائے تو یقین ہے کہ بہت جلد اس کو کسی پری چہرہ خلاب کا وصال نصیب ہو۔

راقم —————

افلاطون وقت

پیش طبیب مپیش ملا طبیب
پیش ہیچ ہرو مپیش ہرو ہیچ

(نمبر ۱۵)

ایولون۔ دولیز میں ایک جزیرہ جہاں مُردوں کی روحیں رہتی ہیں۔ اور جہاں بادشاہ آرتھر کو زخمی ہونے کے بعد لے گئے تھے۔

اول تو لفظ حسب دستور غلط۔ دوسرے اس جزیرے کو ویلز میں لکھا ہے۔ ویلز انگلستان کے مغربی جانب ہے اس میں یہ جزیرہ کہاں ہے۔ یہ جزیرہ فرضی ہے آج تک اس کا مقام کوئی دریافت نہ کر سکا۔ اب جامع اللغات میں دریافت ہوا ہے۔ تیسرے یہ نہ بتایا کہ یہ کس قوم کا عقیدہ تھا۔ اب اس عقیدے کے لوگ مفقود ہیں لکھا تو اس طرح ہے گویا جامع اللغات ہی کا یہ عقیدہ ہے۔ یہ کلٹک قوم کا عقیدہ تھا۔ چوتھے مُردوں کی روحیں لکھا ہے حالانکہ کلٹک قوم کا یہ عقیدہ صرف سورماؤں کی روحوں کی بابت تھا نہ کہ عام مُردوں کی بابت۔ پانچویں صرف اس قدر لکھ کر خاموش ہو گئیں جہاں بادشاہ آرتھر کو زخمی ہونے کے بعد لے گئے تھے۔ کون لے گیا تھا اور کس لیے؟ یہ بتایا نہیں جاتا اب ہے جو کوئی والے کہ جامع اللغات کیا ہیں تو فرمائیں کر گئی ال ... رہ گیا۔ آرتھر کے ایک معنی ... کر دیے ... سے غور فرمائیے۔

آرتھر کے معنی جواب کے بھی ہیں۔

آرگس۔ یونانی میں ایک دیو جس کے بدن پر بہت سی آنکھیں تھیں۔ اسے ہرمیز نے قتل کر دیا تھا۔ ہیرا دیوی نے اس کی آنکھوں کو مور کے پروں پر لگا دیا تھا۔

بی جامع اللغات کو یونانی میتھالوجی (داستان اصنام یا میتھالوجی) لکھنے کا بہت شوق ہے اور دیباچے میں کن کتابوں سے مستفید ہونا بھی لکھا ہے۔ مگر جب لکھتی ہیں تو اس کا سنسٹ۔

آرگس کے سو آنکھیں تھیں لہذا سو آنکھوں کی بابت یہ کہنا کہ بدن پر آنکھیں ہی آنکھیں تھیں یہ بی جامع اللغات صاحبہ کی خوش فہمی ہے اور یہ نہیں لکھتیں کہ صرف دو آنکھیں ایک وقت سوتی تھیں بقیہ آنکھیں بیدار رہتی تھیں۔ لہذا ہیرا نے آیو کی حفاظت کے لیے اسے مقرر کیا۔ ہرمیز نے جوپیٹر کے حکم سے اسے قتل کیا۔ اس طرح کہ بانسری بجا کر ہرمیز نے آرگس کی کل آنکھوں کو ایک وقت محو خواب کر دیا۔ اس کی موت کا ہیرا نے بہت سوگ کیا اور اس کی آنکھیں اپنے مور کے پروں میں لگا دیں تاکہ اس کی یاد باقی رہے۔ جو لکھی یہ بھی مختصر لکھا ہے۔

البا۔ اس میں نپولین پیدا ہوا تھا۔ اور یہاں ۱۸۱۴ء میں اسے قید کیا گیا تھا۔ مگر یہاں سے وہ بھاگ گیا تھا۔

جامع اللغات کی تاریخ دانی قابل رشک ہے۔

معمولی طالب علم یورپ ہم زبان ہیں کہ نپولین اجاسیو واقع کارسیکا میں پیدا ہوا تھا لیکن بی جامع اللغات اس کی پیدائش البا کی بتاتی ہیں۔ ہمیں تو ان کتابوں میں بھی اس کا سراغ نہ ملا جن کے نام دیباچے میں درج ہیں۔ نپولین نہ صرف کارسیکا میں پیدا ہوا تھا بلکہ وہیں کا موروثی باشندہ تھا۔ دوسری تحقیقات ملاحظہ ہو۔

لکھتی ہیں۔ یہاں ۱۸۱۴ء میں اسے قید کیا گیا تھا۔ قید کرنے والے کون تھے؟ لیکن سنہ لکھتی ہیں ۱۸۱۴ء اس سال نپولین نے تخت فرانس سے کنارہ کشی کر لی تھی۔ لیکن شہنشاہ کا لقب بدستور قائم رہا تھا اور وہ البا میں چلا گیا تھا۔ نپولین کا قیام البا زیادہ سے زیادہ نظربندی کہی جا سکتی ہے۔ لیکن اسے قید کہنا یہ بی جامع اللغات کی خوش فہمی ہے۔ یہ موقع نہیں کہ میں نپولین کے حالات تفصیل سے درج کروں۔

بی جامع اللغات نے اکثر حالات اس قدر اختصار سے لکھے ہیں کہ جیسے ہو بہو ... ختم کر دو بالی بانت کا حال ہو جاتا ہے۔

افروڈائٹی۔ یونان میں حسن اور محبت کی دیوی ذیس دیوتا اور ڈائنا کی بیٹی تھی۔

لیجیے پھر علم الاصنام کی مہارت ظاہر کرنے کا موقع پیدا ہوا مگر وہی ادھورا پن صاحب کو نہ ذیس ایسی مشہور دیوی کے نام کے معنی معلوم ہیں اور نہ اس کی پیدائش کے حالات۔

آپ علم الاصنام کی کل کتابیں الٹ ڈالیے لیکن آپ کو انشاء اللہ ذیس دیوتا کا نام نہ ملیگا اسی طرح ڈائنا کا ہمیشہ کنواری رہنا ثابت ہے لیکن بی جامع اللغات اسے ذیس کی ماں لکھتی ہیں۔ اب میں افروڈائٹی کی پیدائش کے حالات درج کرتا ہوں۔

افروڈائٹی کا دوسرا نام وینس بھی ہے۔ افروڈائٹی کے معنی یونانی زبان میں سمندر کے جھاگ یا پھین کے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہ سمندر کے پھین سے پیدا ہوئی۔ مقام پیدائش سائپرس کے متصل کہا جاتا ہے اور اسی سبب سے اس کا تیسرا نام سائپرس بھی ہے۔ اور چوتھا نام اناڈیومینی ہے جس کے معنی برآمد ہونے والے ہیں۔ یہ نام کو سمندر سے برآمد ہونے کی ... تھا

یہ معلوم ہو گیا۔ اگر یہ جامع اللغات صاحبہ وینس کے کل ناموں کے مضمون ہی پر توجہ فرماتیں تو انھیں افروڈائٹی کی پیدائش کا حال و مقام معلوم ہو جاتا۔ کیا یہ جامع اللغات نے وینس کی وہ تصویر بھی نہیں دیکھی جو باٹی سلی مصور نے بنائی ہے۔ اتنی مشہور دیوی کے حالات بھی غلط ہی لکھے۔

یہ حسن کی دیوی عشق کی والدہ کہی جاتی ہیں۔ کیسی تصویر کون مصور ہے جس نے نہیں کھینچی اور وہ کون سا افسانۂ عشق و حسن ہے جس میں ان کا نام شریف نہیں آیا۔ اور یورپ ان کے افسانوں سے مالا مال ہے۔

ان کے ایک صاحبزادے کا نام کیوپڈ ہے جو عشق کے دیوتا ہیں اور اسی وجہ سے وینس عشق کی والدہ تصور کی جاتی ہیں۔ اور یہ واقعہ ہے کہ حسن سے عشق پیدا ہوتا ہے۔ معاف فرمائیے وینس کے مزید حالات لکھنے سے قاموس الفہرست ہو رہا ہے۔ اور شاید اسی کی اجازت نہیں دیتی کہ وینس کے مزید حالات لکھوں۔

آٹھ نو برس ہوئے کہ پیرس میں وینس کی تصاویر کا ایک مرقع شائع ہوا ہے جس میں تقریباً ۵۰ تصویریں ہیں۔ شروع میں وینس کے مختصر حالات درج ہیں۔ کیا وہ بھی بی بی جامع اللغات کی نظر سے نہیں گزرا۔ یا شہزادی شوق ہی کی نہیں کچھ نہ کچھ لکھنا ضرور ہی چاہیے خواہ صحیح ہو یا نہ ہو۔ اتنی مشہور دیوی جس کا نام ہی ست کیے دیتا ہے جسے ملکۂ حسن یا رب النوع حسن کہتے ہیں۔ اعلیٰ ادنیٰ کوئی ایسا نہیں ہوا ہے جو نہ جانتا ہو۔

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میرؔ ہوئے
ان کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

شاید ملکۂ حسن کی دائرۂ حکومت سے پنجاب خارج کر دیا گیا ہے کہ وہاں کے لغت نویس بھی اس ملکہ کے حالات سے ناواقف ہیں۔ (باقی آئندہ)

رائف

نہ محقق بود نہ دانشمند
چارپایے برو کتابے چند

شغل بیکاری نہیں شغل بیماری

ڈاکٹر کہنے لگے میاں بستر پر چپ چاپ ہاتھ پاؤں سکوڑے بغیر پڑے رہو یہی تمہارا علاج ہے کہ کروٹ نہ آنے پائے کوئی ہیجان دلانے والا واقعہ بھی سرزد نہ ہونے دو، بھی قدرت کو منع کر دو کہ نہ زور سے بادل گرجنے پائے نہ بجلی چمکے۔ اور ان سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ناگوار ہو تو اس پر غصہ نہ پیدا ہو ورنہ تمہاری جان کا اندیشہ ہے۔ میں نے کہا اگر تھوڑی دیر کے لیے بیہوشی عنایت ہو تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ آپ کے احکام کی پوری تعمیل کروں گا کیا معنی انسان جب تک ہوش میں ہے اس وقت تک اس کا دماغ کچھ نہ کچھ سوچے گا ضرور۔ انکار اگر قائل ہیں اور طبعی آثار و کیفیات مثلاً رنج کی بات پر آزردگی اور غصے کی بات پر جھلاہٹ ضرور پیدا ہوگی۔ یہ کسی کے بس کی بات نہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ بستر بیماری پر خاموش پڑا ہوا کوئی بیہودہ سا قصہ دیکھتا ہوں اور انتخابی امور کو خدا کے حوالے کر دوں بعد صحت ان کا علاج کروں گا۔ باقی اور کوئی انتظام تاثرات سے علیحدہ رہنے کا میں نہیں کر سکتا۔ ڈاکٹر صاحب منہ پھلا کے چلتے ہوئے۔ میں نے کرایہ پر ناول منگا کے لحاف اوڑھا اور نیم وا آنکھوں سے اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ آپ جانتے ہیں عاشقوں کا اضطراب اور معشوقوں کے چونچلے جوانی میں بھی احقر کے لیے غیر قابل اعتنا تھے تو بڑھاپے میں کیا لطف دیتے۔ اس وجہ سے سراغرسانی کے قصے انتخاب کیے کوئی مریم صہبائی صاحب ہیں جنہیں سراغرسانی کے گر شرلاک ہومز سے زیادہ معلوم ہیں کیا کہنا آپ کے تصانیف کا۔ چند اوصاف حضرت کے ایجاد کردہ سراغرساں میں ایسے بے نظیر پیدا ہوں۔ مثلاً:-

(۱) وہ اعلیٰ وصف جو کسی سراغرساں کی ذات سے وابستہ ہوتا وہ اس کا بزدل ڈرپوک اور دماغ صحت مند ہونا ہے۔ بزدلی کا یہ حال کہ خطرے کی جگہ سے کوسوں بھاگے بلنے پڑنے میں عمر کا حساب۔ شجاعت ایسی کہ ہمیشہ خطرناک مقامات سے چپ چاپ مجرموں کی تلاش میں جاتا۔ بجز ایک آدھ مرتبہ کے کبھی بھیس نہیں بدلتا اس وجہ سے پہچان لیا جاتا ہے۔ پھر مجرم اس کا خوب مرمت کرتے ہیں۔ سخت جانی کی بدولت جان کی خیر رہتی ہے۔

(۲) عقل سے ہمیشہ خارج ہوتا ہے اس وجہ سے کسی معاملے کی اہمیت ہی سوچا کرتے ہیں۔ وہ خود سراغ لگانے کے واسطے بغیر کسی پروگرام کے بغیر کسی علامات اور نشان کے جیسے اس نے اپنی قوت سراغرسی کے جلوؤں دریافت کیا ہو۔ سڑکوں پر مارا مارا پھرتا ہے اور وہاں مجرم ضرور اس کی مرمت کر دیتے ہیں گرد اور سے بھاگ در۔

(۳) یہ بیچارہ ایسا مونا ہوتا ہے کہ مجرم کی گرفتاری کے در پے ہونے کی حالت میں بھی پستول یا اور کوئی ہلاک ہتھیار پاس نہیں رکھتا اور اگر کوئی جان لیوا ہتھیار پاس ہوا بھی ہے تو وہ بیکار ہی رہتا ہے۔ حریف اس سے ہمیشہ پیش دستی کر جاتا ہے۔

(۴) اسے ایک غیبی کارپرداز یا مددگار کی ضرورت ہمیشہ رہتی ہے جو خود اسے سب حال سے آگاہ کرتا

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

نمبر مقدمہ ۲۸ سنہ ۱۹۳۵ء

عدالت [illegible] [illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۹۳۶ء [illegible]

[illegible]

تنبیہ [illegible]

دستخط حاکم عدالت [illegible]

مہر عدالت

اور شناخت کرنے کے وقت جان بچاتا ہے کیونکہ یہ خود اپنے شخص کی حفاظت کرنے کا بیرسٹ نابلد ہوتا ہے۔

(۵) یہ ہر دوگار اکثر ایک نقاب پوش ہوتا ہے جو اگرچہ زمانہ حال میں بھی ہندوستان کی سر زمین پر برقت نقاب پہنے نظر آتا ہے اور کوئی پولیس مین اس سے تعرض نہیں کرتا نقاب بھی مضبوط ہوتی ہے کہ دریا میں گرنے بیہوش ہو جانے زخمی ہو جانے پر بھی چہرے سے علیحدہ ہونا گوارا نہیں کرتی اور نقاب پوش صاحب کچہری میں بھی جہاں زردی نقاب پوشی کا دستور ہے مجسٹریٹ کے اجلاس پر ڈٹے رہتے ہیں اکثر یہ نقاب پوش بگڑی دوست نکلتے ہیں لیکن عقلمند سراغرساں اپنے دوستوں کی آواز پہچاننے کا سلیقہ بھی نہیں رکھتا

(۶) سراغرساں کے واسطے یہ ضروری ہے کہ وہ سگار یا سگریٹ پہ سگریٹ پیتا رہے پیتا نہیں بلکہ اس کا نیلگوں دھواں اڑاتا رہے "وسات آٹھ سطروں میں نیلگوں دھواں ضرور اڑتا دکھایا گیا ہے) اس کی راکھ ضرور گراتا ہے جس کی توضیح فسانہ نگار دلاوم بجھ کے کرتا ہے۔

(۷) وہ ہر کام "ایک منٹ بعد" کرتا ہے مثلاً ایک منٹ بعد میں کرسی پر بیٹھا ایک منٹ بعد اخبار اٹھایا۔ ایک منٹ بعد میں نے پیچھے مڑ کے دیکھا ایک منٹ بعد میری نگاہ اس پر پڑی تھی ایک منٹ بعد اس نے پستول سے وار کیا اور ایک منٹ کے بعد میں بیہوش ہو کے گر پڑا۔ ایک منٹ بعد کا فقرہ ہر تیسری چوتھی سطر میں ایک جگہ اتنا لکھا گیا ہے چاہے کام کتنا ہی آسان ہو مثلاً نظر اٹھا کے دیکھ لینا۔ گر اس پر لطف ایک ہی منٹ کا لگا ہے منٹ بہت جلد گنا گئے ہیں۔

بہر کیف ایسی بھونڈی سراغرسانی جس میں عقل کو دخل نہ ہو بوقت تکریر پیش نہیں ہو سکتی میرا تجربہ میں ان مصنف کا جذبہ وہ بہت ہی شکر گزار ہے کیا معنی کہ اطمینان دماغ پر بوجھ ڈالنے کو منع کیا تھا ان قصوں کے مطالعے سے کوئی شغف تخیلات میں پیدا نہیں ہوا البتہ زبان اردو کے تجربے ہوا دونوں پرچی کو دھا بہت کہ تجارتی کا جز اثر روز بروز بھی گزارنوں سے ملوا اور جلو امیر و تریب سے خالی ہوتا جاتا ہے ہمارے مصنف صاحب اصول و ضوابط عدالت انگریزی سے بھی بہت واقف ہوتے ہیں۔

سشن کا مقدمہ ہے معمولی مجسٹریٹ ڈسٹرکٹ جج نہیں) اس کا فیصلہ کر دیتا ہے کسی مقدمہ میں دس مجرم ہوں تو فرد قرار داد ان کے جرم کا ثبوت نہیں طلب کرنا صفائی کا ذکر کیا ذکر۔ اس کی اکثر تقریر عدالت اور قانون دونوں کے حدود سے باہر ہوتی ہے ایک عجیب لیبر اصول دھوئیں ان قصوں میں ہے۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ گر اس آدمی کے لیے جو اپنی مادری زبان کے تنزل سے بے پروا ہو۔ اب تو ہم بھی بے پروا ہو گئے ہیں۔ زیادہ بار میں توجہ بھول جاتی ہے۔ بے پروائی نہ کہیے تو حیرت کی سہی۔ نتیجہ میں احساس اکثر رخصت ہو جاتا ہے۔ اگر ایک ہی صاحب سیر سراغرسانی کے ماہر ہوتے یا اور ان کا ثانی پیدا نہ ہوتا تو خیر۔ مشکل یہ ہے کہ ان کے مقلد بھی کئی ایک پیدا ہو گئے ہیں اور ان کو بھی سلامتی سے نہ علم النفس میں دخل ہے نہ سلیقہ تحریر۔ انھوں نے بھی "ایک نقاب دار" کا وجود اپنی تصنیف کا جزو قرار دیا ہے مثلاً۔

"بکار عینا لال" ایک قصہ ہے جس میں سراغ رساں کے والد ماجد ایک سرکاری ملازم سراغرساں صاحب کے والد بزرگوار سے وہ نوکری سے چھڑا دیے گئے تو بیراگی بنے۔ بیراگی سے پاگل ہوئے اور پاگل ہونے کے بعد گئے اپنے سراغ رساں فرزند کی آڑے وقت میں گھوڑے سوار نقاب دار بن کے مدد کرنے ایسا اچھا حاصل اس قصے کا ہے کرچی ہوٹا جاتا ہے۔ اس کا سراغ رساں بھی انھیں صفات کا ہے جن کا تذکرہ اوپر گزر رہا۔

ضروری گزارش

حضرات توسیع اشاعت کی جانب توجہ فرمائیے باقی دار حضرات قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ خطوط اور منی آرڈر لکھتے وقت نمبر خریداری ضرور تحریر فرمائیں جو ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوتا ہے۔ جن کے نام وی۔ پی۔ روانہ کیے جا چکے ہیں وہ مہربانی فرما کے وصول فرمالیں۔ جن خریداروں کی مدت خریداری ختم ہو گئی ہے وہ تجدید فرمالیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ایجنٹ اخبارات اور مشتہرین کے لیے نادر موقع

ہفتہ وار "سوشل ریفارمر"

جو کوہستان شملہ کی دلفریب وادیوں سے ہر جمعہ کو پابندی وقت سے شائع ہوتا ہے۔ گورنمنٹ ہند کے گرمائی دار الخلافہ سے مستقل طور پر شائع ہونے والا یہی واحد اخبار ہے۔ اس کے ہر پرچے میں نہایت پر لطف مضامین، دلچسپ و مزاحیہ افسانے، دلگداز نظمیں، مجلسی خرابیوں پر بے لاگ تنقید، انعامی معمے اور ملکی خبریں شائع ہوتے ہیں۔ شرائط ایجنسی اور اجرت اشتہارات نہایت معقول۔ سالانہ چندہ صرف تین روپے۔ تفصیلات اور نمونہ مفت طلب فرمائیں۔ مستقل خریداروں کو پانچ صد صفحات کی پسندیدہ کتب مفت نذر کی جاتی ہیں۔

منیجر اخبار سوشل ریفارمر سپاٹو شملہ

نوٹ ــ طالب علموں اور کم تنخواہ کے شائقین حضرات سے سالانہ چندہ صرف حسب حیثیت لیا جاتا ہے۔ جواب طلب امور کیلیے جوابی خط روانہ کریں۔

نرخنامہ بابت اشتہار اخبار ہفتہ وار اودھ پنچ لکھنؤ یو۔ پی

مدت	۱/۴ کالم	۱/۲ کالم	ایک کالم	دو کالم	نصف صفحہ	پورا صفحہ	نمبر اشاعت
ایک ماہ	6/-	11/-	20/-	35/-	25/-	50/-	۴ مرتبہ
تین ماہ	15/-	25/-	40/-	70/-	50/-	80/-	۱۲ مرتبہ
چھ ماہ	25/-	40/-	70/-	120/-	90/-	150/-	۲۴ مرتبہ
سالانہ	40/-	70/-	120/-	200/-	150/-	250/-	۴۸ مرتبہ

(۱) اشتہارات خلاف تہذیب و قانون کسی حال میں شائع نہ ہوں گے۔
(۲) ہر اشتہار کی ہر مدت کی اجرت تمام و کمال ہر حال پیشگی اور یکمشت نقد لی جائے گی۔
(۳) فصل نرخنامہ میں جس سائز کے اشتہار کی جو اجرت جس مدت کے لیے مقرر ہے وہ دوسرے سائز کی اجرت یا مدت میں منتقل نہ ہوگی۔
(۴) تین ماہ کی اجرت پیشگی کے ساتھ اشتہار بھیجنے پر ۱۲/۱/۲ فیصدی کمیشن۔ اور چھ ماہ کی اجرت پیشگی کے ساتھ اشتہار بھیجنے پر ۱۵ فیصدی کمیشن اور ایک سال کی اجرت پیشگی کے ساتھ اشتہار بھیجنے پر ۲۰ فیصدی کمیشن دیا جائے گا البتہ ایک ماہ سے کم کے لیے کوئی کمیشن نہیں دیا جا سکتا۔

نیاز مند منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

ضروری گزارش

معزز ناظرین! آپ حضرات سے التماس ہے کہ آپ باخبر بزرگ ہیں موجودہ اقتصادی کشمکش اور اسکے مضر نتائج سے پورے طور پر آگاہ ہیں۔ اس دور فلاکت میں اچھے اچھے کاروبار کساد سے دوچار ہو چکے اور قریب ہے کہ ابھی بہتوں کو نوبت انحطاط تک پہنچنا تھا۔

اودھ پنچ بھی ایک حیثیت سے کاروباری ادارہ ہے نقصان و زیر باری کیسے برداشت کر سکتا تھا مگر جب جب اقتصادی مشکلات کا ظہور ہوا تو صرف آپ کی اعانت پر نظر رہی۔ آپ کو علم ہوگا کہ ہم نے کن مسائل کا مقابلہ کیا ہے جب جا کے کہیں اودھ پنچ اس وقت بفضل خدا سرگرم عمل دکھائی دیتا ہے تاہم ابھی اسکے راستے میں کانٹے اور مشکلات حائل ہیں جو دفع کیے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ آپ اودھ پنچ کے قدردان اور معین ہیں اسلیے ہم اپنی موجودہ مشکلات کے حل میں آپکی ہمدردی اور دستگیری کے طالب ہیں۔ اور یہ التماس کرتے ہیں کہ آپ براہ کرم اسکی اشاعت کی جانب توجہ فرمائیے اور کم از کم دو جدید خریداروں کی سالانہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر احسان فرمائیے۔ آپکے حلقہ احباب میں صاحب ذوق و علم نواز کی کمی نہیں ہے۔ ہماری عاجزانہ استدعا ہے کہ اس طرف ضرور توجہ فرمائیے۔

اس عریضہ کو ملاحظہ کرکے یہ خیال نہ فرمائیے کہ میں ہی اسکا مکلف اور مخاطب نہیں ہوں بلکہ ضرور بالضرور توجہ فرمائیے۔ والسلام۔ فقط

منیجر اودھ پنچ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ